رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹ -

روزنامہ الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵ | سوموار ۱۳ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ ، ۱۲ اخاء ۱۳۶۰ ہش ، ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۳۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۸ اخاء / اکتوبر - سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

" ضعف کی تکلیف ہے "

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم شافی مطلق کریم و رحیم ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت کامل و عاجل عطا کرے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین -

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بدستور خراب ہے کمزوری ہے - احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کو صحت کامل و عاجل سے نوازے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے - آمین -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ میں نماز عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قربانی پیش کی اس کی عظمت کا اندازہ بھی دنیا نہیں کر سکتی"

"آپ کی قربانی میں اتنا نور اور حسن ہے کہ اس نے قیامت تک کیلئے نوع انسان کو اپنی برکتوں سے مالا مال کر دیا ہے"

سورۂ شوریٰ کی ابتدائی ۱۶ آیات کی تفسیر کرتے ہوئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ کا پُر معارف خطبہ عید الاضحیہ

ربوہ - ۹ اخاء / اکتوبر - سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز عید الاضحیہ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا - حضور انور نے سورۃ شوریٰ کی ابتدائی ۱۶ آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اس اہم نکتے کی طرف توجہ دلائی کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی وہ عظیم قربانی جس کی یاد میں عید الاضحیہ منائی جاتی ہے اس کا عروج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں کمال کو پہنچا -

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قربانی پیش کی وہ اس قدر عظیم ہے کہ اس کی عظمت کا اندازہ بھی انسانی عقل نہیں کر سکتی - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی میں اتنا نور اور حسن ہے کہ اس نے قیامت تک نوع انسانی کو اسکی برکتوں سے ان معنوں میں مالا مال کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے لاکھوں کروڑوں لوگ قربانیاں دیتے گئے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرتے گئے -

حضور نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جو قربانی دی اس کی بنیاد اس پر تھی کہ اِفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ یعنی جو ایک حکم تمہیں دیا گیا ہے اسے بجا لاؤ - لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بنیاد یہ ہے کہ ہر حکم جو وحی الٰہی نے دیا ہے اس کو بجالاؤ - اور اس پر استقامت سے قائم رہو - اس لحاظ سے دونوں قربانیوں میں بڑا فرق ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قربانی دنیا کے سامنے پیش کی وہ اتنی عظیم ہے کہ آپ کے بعد آنیوالی ہر صدی نے اس قربانی کی عظمت کے نئے سے نئے پہلو اجاگر کئے اور اب بھی ہر آنیوالی صدی میں اس کے نئے سے نئے پہلو دریافت ہو رہے ہیں - یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ قربانی اتنی عظیم ہے کہ اس کا اندازہ عقل انسانی نہیں کر سکتی

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کی طرف قرآن کریم کی سورۂ شوریٰ کی ۱۶ ویں آیت میں کیا ہے - جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے کہ

وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ج

یعنی جو تجھے حکم دیا گیا ہے اس پر پوری استقامت سے قائم رہ - حضور نے فرمایا کہ کل شام جب میرے دماغ میں یہ مضمون آیا تو میری توجہ اس طرف پھیری گئی کہ اس مضمون کی ابتداء اس سورۃ کی ابتدائی آیات میں ہے حضور انور نے وقت کی رعایت سے سورۂ شوریٰ کی ابتدائی ۱۶ آیات کا مضمون اختصار سے بیان فرمایا اور اسی کے بارے میں سولہویں آیت میں یہ حکم ہے کہ یہ اللہ کا دین ہے اس کی طرف لوگوں کو پکار پکار کر بلا اور انہیں بتا کہ اطاعت خالص اللہ ہی کی کرنی ہے - اللہ تعالیٰ نے اسی آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ تو خود دنیا کے سامنے اس اطاعت خالص کا اپنا نمونہ پیش کر جو کامل اسوہ ہو - اور قرآن کی وحی کے مقابلے میں ان کی قرآن میں بگاڑ پیدا کرنے کی خواہشوں کی پیروی نہ کر - اور یہ کہہ دے کہ اللہ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں جو کچھ اتارا

(باقی صفحہ پر)

حضور ایدہ اللہ کی طرف سے

عید مبارک

ربوہ ۹ اخاء / اکتوبر - سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز عید پڑھانے کے بعد منبر پر تشریف لائے اور احباب کرام کو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کہہ کر عید کی مبارک باد دی -

حضور نے فرمایا آپ سب کو عید مبارک ہو - جو بیٹھے ہیں ان کو بھی اور جو مسجد سے باہر نکل رہے ہیں ان کو بھی عید مبارک ہو - جو ربوہ میں ہیں ان کو بھی عید مبارک ہو - جو ربوہ میں نہیں ہیں انہیں بھی عید مبارک ہو - جو پاکستان میں رہتے ہیں انہیں بھی عید مبارک ہو اور جو پاکستان سے باہر ہیں انہیں بھی عید مبارک ہو

اس کے بعد حضور نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد خطبہ عید الاضحیہ ارشاد فرمایا -

ربوہ میں عید الاضحیہ کی تقریب اسلامی طریق کے مطابق پورے احترام سے منائی گئی

عید کی وجہ سے سنتِ نبوی کی اتباع میں جمعہ ترک کر دیا گیا

امسال بھی حضور ایدہ اللہ نے خطبہ عید الاضحیہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں کروائی

ربوہ ۹ اخاء / اکتوبر - اہل ربوہ نے عید الاضحیہ کی بابرکت تقریب روایتی احترام عقیدت اور ذوق و شوق سے منائی - اہل ربوہ نے مسجد اقصیٰ میں اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ کی اقتداء میں نماز عید ادا کی اور حضور انور کا بابرکت اور پُر معارف خطبہ عید الاضحیہ سماعت کیا - اور نماز عید کی ادائیگی کے بعد دوست احباب کو گلے مل کر عید مبارک پیش کی - اہل ربوہ میں سے صاحب استطاعت احباب نے بکروں دنبوں - گائیوں وغیرہ کی قربانی دی اور دوستوں عزیزوں اور احباب کے گھروں میں گوشت پہنچایا -

اگرچہ نماز کا وقت صبح ساڑھے آٹھ بجے مقرر تھا لیکن اہل ربوہ صبح سات بجے سے

(باقی صفحہ پر)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل، رحمت نگر ربوہ ● قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۳ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ
۱۲ اخاء ۱۳۶۰ ہش

اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے نو ذرائع

مومنوں کی کامیابی کا تمام تر انحصار اللہ تعالیٰ کی مدد اور تائید و نصرت پر ہوتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفاتحہ میں انہیں یہ دعا سکھائی ہے کہ:۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝

یعنی اے خدا! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔

جہاں اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھائی وہاں ایک اور آیت میں یہ بتایا کہ مدد کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ

(البقرہ آیت ۱۵۴)

یعنی اے لوگو! جو ایمان لائے ہو صبر اور دعا کے ذریعہ سے (اللہ کی) مدد مانگو۔

اس آیت میں نصرتِ الٰہی کے حصول کے لئے دو چیزیں ضروری قرار دی گئی ہیں ایک صبر اور دوسرے صلوٰۃ۔ ان میں سے صبر کا تعلق جسمانی ہونے کے لحاظ سے انسانی تدابیر سے ہے اور صلوٰۃ کا تعلق روحانی ہونے کے لحاظ سے خدا تعالیٰ سے ہے۔ جب مخالفین کی طرف سے مومنوں کی راہ میں مشکلات اور مصائب کے پہاڑ کھڑے کئے جاتے ہیں تو ان کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ انہیں برداشت کریں اور خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق نہ توڑیں۔ مصائب کو برداشت کرنے کے لئے تین باتیں ضروری ہوتی ہیں اوّل یہ کہ مصائب وارد ہونے پر مومن کسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار نہ کریں۔ دوسرے جن باتوں سے خدا تعالیٰ نے منع کیا ہے ان سے وہ رکے رہیں تیسرے جن قربانیوں کا ان سے مطالبہ کیا گیا ہے انہیں ترک نہ کریں بلکہ استقلال کے ساتھ قربانیاں دیتے چلے جائیں اور نہ صرف یہ کہ ان میں کمی نہ آنے دیں بلکہ آگے سے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جائیں۔

اسی طرح صلوٰۃ کے مختلف معانی اور عملی تقاضوں کی رو سے اس میں چھ باتیں شامل ہیں۔ چنانچہ صلوٰۃ کی تلقین کے ذریعہ مومنوں کو تاکید کی گئی ہے کہ حصول نصرت الٰہی کے لئے اوّل وہ نمازوں اور دعاؤں میں خاص تہجد سے کام لیں۔ دوسرے وہ استغفار کو لازم پکڑ کر خدا تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کریں۔ تیسرے وہ خدا تعالیٰ کی مخلوق پر رحم اور شفقت کرکے اس کی خوشنودی حاصل کریں چوتھے وہ انبیاء پر درود بھیجیں اور اس طرح ان کے ذریعہ سے ہدایت نصیب ہونے پر خدا تعالیٰ کا شکر بجالائیں پانچویں وہ خدا تعالیٰ کے دین پر پوری مضبوطی سے قائم رہیں۔ چھٹے وہ خدا تعالیٰ کی ایسی فرمانبرداری اختیار کریں کہ ان کی ہر حرکت و سکون عبادت کا درجہ اختیار کرلے۔

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو صبر کی رو سے مومنوں کے لئے تین باتوں پر اور صلوٰۃ کی رو سے چھ باتوں پر یعنی مجموعی لحاظ سے نو باتوں پر عمل پیرا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ جب وہ ان نو باتوں پر عمل پیرا ہونے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے تو خدا تعالیٰ کی نصرت آسمان سے بارش کی طرح برستی ہے بلکہ خدا خود ان کی مدد کے لئے آتا ہے اور مشکلات و مصائب کے پہاڑوں کو ہٹا کر انہیں ان کے مقصد میں کامیاب کر دکھاتا ہے چنانچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود صبر اور صلوٰۃ کے ان نو تقاضوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس آیت (البقرہ آیت ۱۵۴) میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ گُر بتایا ہے کہ اس کی مدد کس طریق سے حاصل کی جاسکتی ہے فرماتا ہے وہ ذرائع یہ ہیں ایک تو دین کے راستہ میں جو مشکلات پیش آئیں اور جو قربانیاں تمہیں کرنی پڑیں ان سے گھبرایا نہ کرو۔ دوسرے ان امور سے جن سے اللہ تعالیٰ تمہیں روکتا ہے رکے رہو۔ تیسرے وہ قربانیاں جو قربِ الٰہی کے حصول کے لئے ضروری ہیں ان کو ترک نہ کرو اور ان پر استقلال اور دوام اختیار کرو۔ چوتھے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری قربانیوں کے بہترین نتائج پیدا کرے اور ان کو قبول فرماتے ہوئے تمہیں غلبہ بخشے۔ پانچویں غرباء سے ہمدردی اور شفقت کا سلوک کرو تا مخلوقِ خدا کو آرام پہنچانے کی وجہ سے خدا تعالیٰ بھی تم سے خوش ہو۔ چھٹے خدا تعالیٰ سے اپنے قصوروں کی معافی طلب کرتے رہو۔ ساتویں انبیاء پر درود بھیجا کرو کیونکہ ان کے ذریعہ سے ہی تم کو خدا تعالیٰ تک پہنچنے کی توفیق ملی ہے۔ آٹھویں خدا تعالیٰ کے دین پر استقلال کے ساتھ قائم رہنے کی کوشش کرو نویں عبادت (یعنی اطاعت الٰہی) پر مضبوطی سے قائم رہو۔ یہ سب امور خدا تعالیٰ نے کامیابی کے حصول کے بیان فرمائے ہیں۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ اسے خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت ہو اس کے لئے ان نو باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ ص۲۸۶)

اس سے ظاہر ہے کہ صبر اور صلوٰۃ حصول نصرت الٰہی کے حتمی اور یقینی ذرائع تو ہیں لیکن یہ دونوں الفاظ بہت وسیع معانی و مطالب پر مشتمل ہیں جن کا تعلق تدبیر اور دعا دونوں سے ہے اور جب تک تدبیر اور دعا کے جملہ تقاضوں کو پورا نہ کیا جائے اللہ تعالیٰ کی نصرت شاملِ حال نہیں ہوا کرتی وہ تو ان سب تقاضوں کو پورا کرنے پر ہی حاصل ہوتی ہے۔ چونکہ حقیقی مومن ان تقاضوں کو پورا کر دکھاتے ہیں اس لئے خدا تعالیٰ انہیں اپنی تائید و نصرت کا مورد بنا کر غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب کر دکھاتا ہے۔

بلا تبصرہ:۔

"مذہبی جذبات کا احترام"

اسلامک کونسل آف یورپ کے زیر اہتمام ۱۸-۱۹ ستمبر ۱۹۸۱ء کو یونیسکو ہیڈ کوارٹر پیرس میں ایک کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا تھا اس میں انسانی حقوق پر کالعدم جماعت اسلامی پاکستان کے امیر میاں طفیل محمد صاحب نے جو تقریر کی تھی اس کا متن ہفت روزہ ایشیا لاہور نے اپنے ۴ اکتوبر ۱۹۸۱ء کے شمارہ میں شائع کیا ہے۔ ذیل میں تقریر کا ایک اقتباس بلا تبصرہ شائع کیا جا رہا ہے۔ میاں صاحب نے "مذہبی جذبات کے احترام" سے متعلق اسلامی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"عقیدے اور ضمیر کی آزادی کے ساتھ اسلام دوسروں کے مذہبی جذبات کا احترام بھی کرتا ہے اور نہیں پسند کرتا کہ کوئی ایسی بات کی جائے جس سے کسی کی دل آزاری ہو۔ چنانچہ اپنے ماننے والوں کو تاکید کی کہ:۔

اے مسلمانو! یہ لوگ اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں انہیں گالیاں نہ دو۔ (انعام آیت ۱۰۹)

یہ ہدایت صرف بتوں اور خود ساختہ معبودوں ہی کے بارہ میں نہیں بلکہ اس میں دوسروں کے پیشوا اور امام بھی آتے ہیں۔ اگر کوئی فرقہ کوئی ایسا عقیدہ رکھتا ہے جو آپ کے نزدیک درست نہ ہو یا وہ ایسی شخصیتوں کی توقیر کرتا ہے جو آپ کے نزدیک اس کے اہل نہیں تو قرآن کہتا ہے آپ کو ان کے خلاف ایسی زبان ہرگز استعمال نہیں کرنی چاہیئے جس سے ان کے پیروؤں کے جذبات مجروح ہوں۔"

(ہفت روزہ "ایشیا" ۴ اکتوبر ۱۹۸۱ء ص۱۲)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر)

اسلام میں خدمتِ خلق کی اہمیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب (لاہور)

اُمتِ مسلمہ کی امتیازی شان

اللہ تعالیٰ نے اُمتِ مسلمہ کو خدمتِ خلق کے لئے پیدا کیا ہے جیسا کہ فرمایا۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آلِ عمران : ۱۱۱)

تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے (فائدہ کے) لئے پیدا کیا گیا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں "اس (آیت۔ ناقل) کا ترجمہ یہ ہے کہ تمام دجالوں دجال معہود کا فتنہ فرو کر کے اور اُن کے شر کو دفع کر کے مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچاؤ۔ (تفسیر سورۃ آلِ عمران)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد فرماتے ہیں "یعنی مسلمانوں کے سب سے بہتر ہونے کی یہ وجہ ہے کہ انہیں اپنے فائدہ کی بجائے سب دنیا کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ کاش مسلمان اس حکمت کو سمجھیں (فٹ نوٹس آیت ہذا تفسیر صغیر)

مسلمانوں کا مطمحِ نظر

دنیا میں ہر انسان اپنے فہم اور ماحول اور مذہب کے مطابق اپنا کوئی مقصدِ حیات بنا لیتا ہے لیکن اسلام اس طرف رہنمائی فرماتا ہے۔ کہ ہماری زندگیوں کا مقصد نیکیوں اور خیر اور بھلائی میں سبقت لے جانا ہو جیسا کہ فرمایا

لِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

(البقرہ : ۱۴۹)

یعنی ہر ایک (شخص) کا ایک نہ ایک مطمحِ نظر ہوتا ہے جسے وہ (اپنے آپ پر) مسلط کرتا ہے سو (تمہارا مطمحِ نظر یہ ہو کہ) تم نیکیوں (کے حصول) میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔

اس کے بالمقابل وہ لوگ جو تکبر سے کام لیتے ہیں اور خدمت اور خیر و بھلائی کے حصول سے گھبراتے ہیں۔ اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا۔

(بنی اسرائیل : ۳۸)

اور زمین پر اکڑ کر مت چل تو نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ پہاڑوں کی بلندی کو پا سکتا ہے۔

اس مطمحِ نظر اور عاجزی کی شرط کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔

(البقرہ : ۱۴۴)

اور اے مسلمانو! جس طرح ہم نے تمہیں سیدھی راہ دکھائی ہے، اُسی طرح ہم نے تمہیں ایک اعلیٰ درجہ کی اُمت بنایا ہے۔

قرآن کریم میں خدمتِ خلق کی تاکید

قرآن کریم میں خدمتِ خلق کے بارے میں بے شمار احکام ملتے ہیں۔ مثال کے طور پر فرمایا۔

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا (نساء : ۲۷)

کہ ماں باپ سے حسنِ سلوک کرو

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

(نساء : ۲۰)

کہ عورتوں سے نیک برتاؤ کرو

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى (بقرہ : ۱۷۸)

کہ اپنا مال اپنے رشتہ داروں پر خرچ کرو تاکہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا اظہار ہو۔

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ

(ذاریات : ۲۰)

یعنی اموال کے ذریعے غرباء کی دیکھ بھال کرو۔

اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ۔

(البلد - ۱۵، ۱۶، ۱۷)

کہ بھوکوں کو بھوک کے دن کھانا کھلانا۔ یتیم کو جو قریبی ہو یا مسکین کو جو زمین پر گرا ہوا ہو یعنی دنیا سے عزت دور کرنے کے لئے یتیموں اور مسکینوں کا انتظام کرو جن کا کوئی مددگار نہ ہو۔

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (النساء : ۳۷)

کہ والدین رشتہ داروں یتیموں اور مسکینوں کے علاوہ رشتہ دار ہمسایوں اور بے تعلق ہمسایوں اور پہلو میں بیٹھنے والے لوگوں اور مسافروں اور اپنے ماتحتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور ان کے دُکھ کو دُور کرو۔

ان تمام احکام میں اللہ تعالیٰ نے مسلمان یا مسلمان نہ ہونے کی شرط نہیں لگائی بلکہ بلا مذہب و ملت خدا کی ساری مخلوق کے ساتھ انتہائی اچھا سلوک کرنے اور اُن کی خدمت کرنے کا حکم دیا ہے۔

اور بعض آیات میں واضح طور پر دشمن اور کفار سے احسان کرنے اور ان کے ساتھ انصاف کرنے کا حکم دیا جیسا کہ فرمایا۔

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ

(الممتحنۃ : ۹)

یعنی اللہ تم کو اُن لوگوں سے نیکی کرنے اور عدل کا معاملہ کرنے سے نہیں روکتا جو تم سے دینی اختلاف کی وجہ سے نہیں لڑے اور جنہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا (المائدہ : ۹)

اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو

قرآن کریم میں مومنوں کی صفت ہے

وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ

(رعد : ۲۲)

کہ وہ بُرے انجام والے حساب سے خوف رکھتے ہیں اس میں دراصل یہ بتایا گیا ہے کہ مومن کو یہ خوف رہتا ہے کہ شفقت علیٰ خلق اللہ میں کوتاہی کی وجہ سے کہیں خدا تعالیٰ کو ناراض نہ کر بیٹھے۔

پھر فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى (نحل : ۹۱)

کہ اللہ تعالیٰ یقیناً عدل کا اور احسان کا اور غیر رشتہ داروں کو بھی قرابت والے شخص کی طرح جاننے اور اُن کی خدمت کرنے کا حکم دیتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ خدمتِ خلق

بانیٔ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب صافی مخلوق کی ہمدردی اور جذبۂ خدمتِ خلق سے بھرپور تھا جس کی گواہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی زوجہ حضرت خدیجہ طاہرہ رضؓ نے اُس وقت دی جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی اور ساری دنیا اور ساری دنیا کی اصلاح کا کام آنحضورؐ کے سپرد ہونے کی وجہ سے حضورؐ کی طبیعت میں گھبراہٹ پیدا ہوئی تھی چنانچہ لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی الٰہی کا نزول ہوا تو حضورؐ مگر تشریف لے آئے حضورؐ کا جسم لرز رہا تھا اپنی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہ رضؓ کے پاس آکر حضورؐ نے فرمایا کہ مجھے کمبل اوڑھا دو" انہوں نے کمبل اوڑھا دیا جب حضورؐ کی گھبراہٹ ذرا دُور ہوئی تو حضورؐ نے حضرت خدیجہ رضؓ کو سارا واقعہ بتایا اور اس خیال کا اظہار کیا کہ میں اپنے متعلق ڈرتا ہوں کہ میں یہ اہم کام کر بھی سکوں گا کہ نہیں اس پر حضرت خدیجہ رضؓ نے فرمایا۔

"خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا آپ ہمیشہ رشتہ داروں سے نیک سلوک کرتے ہیں مہمانوں کی مہمانوازی کرتے ہیں اور وہ اخلاق فاضلہ جو دنیا سے مٹ چکے ہیں ان کو پھر سے قائم کر رہے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ کمزوروں کا بوجھ اُٹھاتے ہیں اور غریبوں کی مدد کرتے ہیں"

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ میں سے مخلوقِ خدا کی سچی ہمدردی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم مقام پر فائز ہونے کا باعث بنی کیونکہ ایک طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ سے انتہائی عشق تھا اور دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساری مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا خاندان سمجھتے تھے اور اُس کی ہمدردی میں سرشار رہتے تھے جیسا کہ حضورؐ کی ایک حدیث بیہقی کتاب الایمان میں یوں بیان ہوئی ہے۔

اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ (کہ ساری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخلوق اللہ کا کنبہ ہے) اور قرآن کریم میں آیا ہے

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى

(ضحیٰ : ۸)

یعنی جب اُس نے تجھے بنی نوع انسان کی محبت میں سرشار پایا تو اُن کی اصلاح کا صحیح راستہ تجھے بتا دیا۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی جذبہ آپؐ کے معراج کا باعث بنا جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے۔

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى

(النجم ۹، ۱۰)

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندوں کے اضطراب کو دیکھ کر اور ان پر رحم کر کے خدا سے ملنے کے لئے اُس کے قریب ہوئے اور خدا بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے شوق میں اوپر سے نیچے آگیا اور وہ دونوں دو کمانوں کے متحدہ وتر کی شکل میں تبدیل ہو گئے اور ہوتے ہوتے اس سے بھی زیادہ قرب کی صورت اختیار کر لی۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

"مامور من اللہ جب آتا ہے تو اس کی فطرت میں سچی ہمدردی رکھی جاتی ہے اور یہ ہمدردی عوام سے بھی ہوتی ہے اور جماعت سے بھی اس ہمدردی میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھے ہوئے تھے اس لئے اگر آپؐ کل دنیا کے لئے مامور ہو کر آئے تھے اور آپؐ سے پہلے جس قدر نبی آئے وہ مختص القوم اور مختص الزمان کے طور پر تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کُل دنیا اور ہمیشہ کے لئے نبی تھے۔ اس لئے آپؐ کی ہمدردی بھی کامل ہمدردی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ"

(الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۲ء صفحہ ۷ بحوالہ شانِ رسول عربی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ میں نہ صرف تمام بنی نوع انسان کے ساتھ انتہائی ہمدردی کا سلوک کر کے دکھایا بلکہ ایسے لوگوں کو بشارت دی جو جذبۂ خدمتِ خلق رکھتے تھے فرمایا "جو نفع رساں وجود ہوتے ہیں اُن کی عمر دراز ہوتی ہے" گویا خدمتِ خلق کو درازیٔ عمر کا ایک ذریعہ بیان فرمایا۔

بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی رکھنے والے لوگوں کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت قدر فرمایا کرتے تھے لکھا ہے کہ طے قبیلہ کے لوگ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جنگ کے بعد گرفتار ہو کر آئے تو ان میں عرب کے مشہور سخی حاتم جو قبیلہ طے میں سے تھا کی بیٹی بھی گرفتار ہو کر آئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب علم ہوا کہ یہ حاتم طائی کی بیٹی ہے تو حضورؐ نے نہایت ہی ادب اور احترام کے ساتھ نہ صرف اُسے چھوڑ دیا بلکہ اُس کی وجہ سے اُس کی قوم کی سزاؤں کو بھی معاف فرما دیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی نوع کی سچی ہمدردی اور خدمتِ خلق کے جذبہ سے ہر وقت سرشار رہتے تھے حضورؐ بدی کرنے والوں کے ساتھ بھی نیکی ہی فرماتے تھے اور یہی جذبہ دشمنوں کے قلوب فتح کرنے کا باعث بنا۔

بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نرم دلی اور جذبۂ خدمتِ خلق اور اپنوں اور بیگانوں سے سچی ہمدردی کی گواہی قرآنِ کریم کی کئی آیات سے بھی ملتی ہے مثلاً فرمایا

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

(انبیاء : ۱۰۸)

یعنی اے محمدؐ عربی! ہم نے تجھے تمام دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے

پھر فرمایا۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

(التوبہ : ۱۲۸)

یعنی اے لوگو! تمہاری طرف تمہاری ہی قوم کا ایک فرد رسول ہو کر آیا ہے تمہارا تکلیف میں پڑنا اس پر شاق گزرتا ہے اور وہ تمہارے لئے خیر کا بھوکا ہے اور تم پر شفقت کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

کفار کے ساتھ آپؐ کو جو سچی ہمدردی تھی اس کی عکاسی قرآن کریم کی اس آیت سے ہوتی ہے فرمایا۔

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا

(الکہف : ۷)

تو گویا اگر وہ اس عظیم الشان کلام پر ایمان نہ لائیں تو تُو ان کے پیچھے شدتِ غم سے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال دے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کفار کے ایمان نہ لانے پر صدمہ محسوس کرنا آپؐ کی انتہائی رحم دلی کا ثبوت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر خدا تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی تھی اور حضورؐ چاہتے تھے کہ لوگ دُکھوں کا علاج کریں اور اُن کو آگ کے عذاب سے بچائیں غرض حضورؐ نے مخلوق خدا کی خدمت کے لئے انتہائی تکلیف اٹھائی۔

بانیٔ جماعت احمدیہ کی تعلیمات

بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی خدمتِ خلق کی اہمیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے شرائط بیعت میں اس حکم کو شامل فرمایا۔ چنانچہ آپؑ کی شرائط بیعت میں نویں شرط یوں ہے فرمایا

"ہم یہ کہ عام خلقِ اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا"

(اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء)

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے کشتی نوح (تقویۃ الایمان) میں اپنی جماعت کے لئے جو تعلیم لکھی اُس میں خدمت خلق کو خاص اہمیت دی فرمایا۔

"..... اور اُس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کی ہمدرد بن تا تم قبول کئے جاؤ .....

..... بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر ..... تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو ..... تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو"

کشتی نوح صفحہ ۱۴

دشمنوں کے بارہ میں فرمایا۔

"چاہیئے کہ نفسانی رنگ میں تیرا کوئی بھی دشمن نہ ہو اور تیری ہمدردی ہر ایک کے لئے عام ہو مگر جو تیرے خدا تعالیٰ کا دشمن تیرے رسولؐ کا دشمن اور کتاب اللہ کا دشمن ہے وہی تیرا دشمن ہو گا سو تو ایسوں کو بھی دعوت اور دُعا سے محروم نہ رکھ اور چاہیئے کہ تو ان کے اعمال سے دشمنی رکھے نہ ان کی ذات سے اور کوشش کرے کہ وہ درست ہو جائیں اور اس بارے میں فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى۔

یعنی خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تمام بنی نوع انسان سے عدل کے ساتھ پیش آیا کرو پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ ان سے بھی نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم مخلوقِ خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو۔ جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں"۔

(کشتی نوح صفحہ ۳۸-۴۰)

اللہ تعالیٰ ہمیں خدمتِ خلق کی اسلامی روح کو سمجھنے اور اس پر عمل کر کے دنیا کے دُکھ دُور کرنے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائے اور ہماری حقیر خدمات کو محض اپنے فضل سے قبول فرمائے آمین یا ارحم الراحمین)

خدمتِ خلق

حضرت مصلح موعود نوجوانانِ احمدیت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ہر محلہ میں جو یتامیٰ۔ بیوگان اور مساکین ہوں اُن سب کی خبرگیری کی جائے اگر انہیں طبی امداد کی ضرورت ہو تو طبی امداد بہم پہنچائی جائے یا ان کا کوئی اور کام ہو تو وہ کیا جائے۔ میں نے دیکھا ہے بعض عورتیں ایک دفعہ اپنا زیور بیچ کر معمولی سا گزارہ کے لئے مکان تو بنا لیتی ہیں لیکن اس کے بعد ان میں طاقت نہیں ہوتی کہ مزدور لگا کر مکان کی پیائی کرا سکیں اور ان کے گھر میں کوئی مرد بھی نہیں ہوتا جو پیائی کا انتظام کر سکے اسطرح وہ گھر گرنے شروع ہو جاتے ہیں اور ان کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ پہچانے بھی نہیں جاتے ایسے گھروں میں خدام جائیں۔ ان کی دیواروں اور چھتوں کی پیائی کریں یہ ایک ایسا کام ہے جو ہر دیکھنے والے کے دل پر اثر کرتا ہے قومی کاموں میں جہاں ہزاروں انسان کام کر رہے ہوں کوئی انسان بھی ہتک محسوس نہیں کرتا کیونکہ اس کے دوسرے ساتھی اس کے ساتھ کام کر رہے ہوتے ہیں لیکن انفرادی کاموں کے کرنے میں انسان ہتک محسوس کرتا ہے"

(تقریر سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فرمودہ ۲ر اکتوبر ۱۹۴۵ء بحوالہ مشعلِ راہ)

وسطی افریقہ میں ہمارا پہلا مشن

زیمبیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۲

از مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ زیمبیا

محل وقوع

زیمبیا وسطی افریقہ میں شرقی اور غربی ساحل سے تقریباً برابر فاصلہ پر یعنی وسط میں واقع ہے۔ اس کے اردگرد آٹھ ممالک ہیں اور سمندر کسی طرف سے بھی نہیں لگتا۔ بالفاظ دیگر یہ LAND LOCKED ہے یعنی خشکی سے مقفل ہے۔ اور یوں بحری بندرگاہ سے کلیۃً محروم ہے۔

صدر مقام

ابتدا میں اس کا صدر مقام لونگسٹن (LIVINGSTONE) (پہلے عیسائی مشنری کے نام پر) تھا۔ جو جنوبی سرحد پر دریائے زیمبیزی (ZAMBEZI) کے کنارے پر واقع ہے۔ ۱۹۳۵ء میں اس سے تقریباً تین سو میل شمال میں ایک نیا شہر آباد ہوا۔ اور یہ شہر لوساکا زیمبیا کا صدر مقام بنا۔ لوساکا سے اگر نیروبی کے راستہ سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی تک سفر کیا جائے تو تقریباً ۳۵۲۰ میل کا فاصلہ طے ہوتا ہے۔

وقت

انگلستان میں جب گرین وچ (GREEN-WICH) میں دن کے بارہ بجتے ہیں تو زیمبیا میں دوپہر کے دو بجے ہوتے ہیں۔ جب کہ پاکستان میں اس وقت شام کے پانچ بجے ہوتے ہیں۔

موسم

پاکستان شمالی نصف کرۂ ارض میں واقع ہے جب کہ زیمبیا جنوبی میں ہے۔ یہاں کے موسم پاکستان کے تقریباً برعکس ہیں۔ یہاں کا موسم گرما اکتوبر سے جنوری کے درمیان ہوتا ہے۔ موسم سرما مئی سے اگست تک اور برسات کا موسم نومبر سے اپریل تک رہتا ہے۔ کم سے کم اوسط بارش ۲۰ انچ اور زیادہ سے زیادہ ۶۰ انچ ہوتی ہے۔

۲۲ دسمبر کو سب سے لمبا اور ۲۱ جون کو سب سے چھوٹا دن ہوتا ہے لیکن ان دونوں میں فرق تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ہوتا ہے۔ کم سے کم اوسط درجہ حرارت ۵۰° سے ۶۰° اور زیادہ سے زیادہ ۸۰° سے ۹۰° درجہ فارن ہیٹ کے درمیان ہوتا ہے۔

معدنی پیداوار

کل زرمبادلہ کا ۹۰ فیصد تانبے کی برآمد سے حاصل ہوتا ہے۔ تانبے کی بڑی کانیں شمال مغربی حصہ میں ۹ مقامات پر ہیں۔ اس حصہ کو کاپر بیلٹ (COPPER BELT) یعنی تانبے کی پٹی کہتے ہیں جس کی لمبائی شرقاً غرباً تقریباً ۱۰۰ میل اور اوسط چوڑائی تقریباً ۳۵ میل ہے۔

زنک۔ سیسہ۔ سونا۔ چاندی اور کوئلہ نسبتاً کم مقدار میں ملتے ہیں۔ چونے کا پتھر بھی کافی مقدار میں ہے۔ ان کے حصول کے دوران بائی پروڈکٹ (BY PRODUCT) کے طور پر کیڈیم۔ مینگانیز اور کوبالٹ تھوڑی مقدار میں حاصل ہوتے ہیں۔ ملک کے جنوبی حصہ میں جپسم (GYPSUM) یعنی کیلشیم سلفیٹ کے ذخیرے ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ ابرق (MICA) کے آثار ملتے ہیں

زرعی پیداوار

اس میں خوراک کے لحاظ سے مکئی سرفہرست ہے جو ہمارے ہاں کی گندم کی طرح یہاں کی عام خوراک ہے۔ زرمبادلہ کے حصول کے لئے تمباکو دوسرے نمبر پر آتا ہے۔ اس کی کاشت تجارتی پیمانہ پر کی جاتی ہے اور اس کی تقریباً تمام مشہور قسمیں یہاں اگائی جاسکتی ہیں کیونکہ یہاں کی مٹی اس کے لئے نہایت موزوں ہے۔ ملک کی تقریباً ساری میدانی زمین زرخیز ہے لیکن (۱۹۷۵ء تک) کل قابل کاشت زمین کے صرف سات فیصد حصے میں کاشت ہوتی تھی

ملک کے جنوبی حصہ میں مازابوکا (MAZABUKA) کے مقام اور اس کے گردونواح کا علاقہ گنے کی کاشت کے لئے بڑا موزوں ہے اور یہاں کی موجودہ گنے کی پیداوار ملک کی مطلوبہ کھانڈ کی پیداوار کے لئے کافی ہے جو ملک میں کھانڈ کے کارخانوں سے حاصل ہوتی ہے۔

چونکہ اس ملک میں کاشت کا آغاز بہت دیر کے بعد ہوا۔ لہذا اکثر زمین اپنی پوری طاقت میں ہے۔ بغیر کھاد کے بھی کھیتی خوب پھلتی ہے مکئی و دیگر پیداوار ہمارے ملک کی زرعی پیداوار کی نسبت سائز میں کافی بڑی ہوتی ہے۔ ہمارے ہاں کی مکئی اور مونگ پھلی وغیرہ وہاں کی مکئی اور مونگ پھلی کے مقابل پر چھوٹی چھوٹی بچیاں معلوم ہوتی ہیں۔

چونکہ زمین بہت زرخیز ہے۔ اس لئے یہاں ہر قسم کے پھل دار درخت اور ہر قسم کی سبزیاں اگائی جاسکتی ہیں۔ بعض ایشیائیوں نے ککڑیاں (تریں) اور خربوزے بھی اگائے۔ لذت اور مٹھاس میں ہمارے ہاں جن کا جواب نہیں۔

ابتداً جنوبی افریقہ سے آنیوالے ایشیائیوں (اور پھر افریقیوں نے) آکر کاشت کی پھر یورپین بھی شامل ہوگئے اور پھر بعض مشرقی افریقہ سے آنیوالے برصغیر سے تعلق رکھنے والے بھی کاشت کرنے لگے اور خوب دولت کمائی۔

پالتو جانور

ایک اندازے کے مطابق ملک بھر میں (۱۹۷۵ء) تک صرف ایک لاکھ چوپائے موجود تھے۔ مکھن اور پنیر کے لئے زیمبیا غیر ممالک کا محتاج ہے۔

یہاں کی زمین اور آب وہوا بھیڑ بکریوں کی افزائش کے لئے غیر موزوں ہے۔ بکری کا گوشت زیادہ تر آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ سے منگوایا جاتا ہے۔ چوپائے اس لئے بھی کم ہیں کہ جو علاقہ ان کی افزائش کے لئے سب سے زیادہ موزوں ہے وہاں ٹسی ٹسی مکھی (TSE TSE FLY) ان کے لئے مہلک ثابت ہوتی ہے

جنگلی جانور

جنگلی جانوروں کی نسلیں بڑی تیزی سے معدوم ہوتی جارہی ہیں۔ اب حکومت نے اس طرف خاص توجہ شروع کی ہے۔ اور ملک میں دس مقامات پر زمین کے قطعات کو گھیر کر گیم پارکس (GAME PARKS) قائم کی ہیں جس کی وجہ سے سیاحوں کا رجحان دن بدن بڑھتا جارہا ہے۔ ان میں ہرن سے ملتے جلتے جانوروں (جن کو ANTELOPES کہتے ہیں) کے علاوہ زرافے وگرافے ہاتھی اور گینڈے ریوڑوں کی شکل میں جنگل میں پھرتے نظر آتے ہیں۔ اور ان پارکوں میں سیر کرنے والے اپنی کاروں میں ان کے پاس سے گذرتے ہیں۔

مچھلی

سمندر سے محروم ہونے کے باوجود جھیلوں۔ دلدلی علاقوں اور دریاؤں سے مچھلی کی کافی مقدار حاصل ہوجاتی ہے۔ تقریباً ہر جگہ منڈیوں میں مچھلی عام طور پر جاتی ہے۔

صنعت

آزادی کے بعد کارخانوں کا آغاز ہوا۔ اب ان کو دن بدن فروغ حاصل ہورہا ہے۔ ان میں تانبا صاف کرنے کے کارخانوں کے علاوہ کپڑے۔ کھانڈ سیمنٹ۔ پلاسٹک چینی اور تانبے چینی کے برتنوں اور بجلی کا سامان تیار کرنے کے کارخانے تیزی سے بڑھ رہے ہیں لوساکا میں ایک شیشہ سازی کا کارخانہ بھی ہے۔ علاوہ ازیں اٹلی کی فیئٹ کاریں (FIAT CARS) اور لینڈ روورز (LAND-ROVERS) درآمدہ پارٹس کو جوڑ کر تیار کی جاتی ہیں۔

ذرائع آمدورفت

پکی سڑکیں آٹھوں صوبوں میں ہیں۔ جنوبی افریقہ کے جوہنزبرگ (JOHANNES BURG) سے کینیا کے ساحل پر لمبا سر تک زیمبیا اور تنزانیہ میں سے گذرتے ہوئے متواتر پکی سڑک پر سفر کیا جاسکتا ہے۔

اسی طرح سے جب سے چین نے تنزانیہ اور زیمبیا کو ملانے والی ریل کی پٹڑی بچھادی ہے (تکمیل ۱۹۷۵) مذکورہ بالا سفر بذریعہ ٹرین بھی کیا جاسکتا ہے۔ ملک کی جنوبی سرحد پر دریائے زیمبیزی کی وکٹوریہ فال (VICTORIA FALL) پر واقع لونگسٹن سے صرف ایک ریلوے لائن شمال کی طرف بڑھتی ہے اور اور لوساکا سے ہوتی ہوئی کاپر بیلٹ تک پہنچتی ہے۔ اور یہاں تانبے کی کانوں والے بڑے شہروں کو ملاتی ہے

اقتصادی حالت

افراط زر (Inflation) آزادی ملنے پر جب ملک کی دولت اور زرمبادلہ ملک ہی میں رہنے لگا تو عالمی منڈی میں زیمبیا کے تانبے کی مانگ بڑھ گئی۔ تو ملک میں دولت کی فراوانی ہوئی اور پیسے کی ریل پیل ہوگئی لیکن زرعی پیداوار معمولی اور صنعتی پیداوار تقریباً معدوم ہونے کی وجہ سے خوراک اور استعمال کی اشیا پیسے کی بہتات کے مقابل بہت تھوڑی تھیں۔ لہذا یہ ملک ہوش سنبھالتے ہی افراط زر کا شکار ہوگیا۔ تقریباً تمام اشیاء صرف غیر ممالک سے آتی تھیں۔ لہذا ان کی قیمتیں یورپ اور گردونواح کے ممالک کی نسبت کئی گنا زیادہ تھیں۔

اقتصادی انحطاط

روڈیشیا کی یک طرفہ خود مختاری کے اعلان کے بعد جب زیمبیا کی جنوبی سرحد جنگی محاذ میں بدل گئی تو زیمبیا نے اپنی یہ سرحد بند کردی ٹرکوں کے ذریعہ زیمبیا کے تانبے کی صرف تھوڑی سی مقدار تنزانیہ کے صدر مقام دارالسلام کی بندرگاہ کے راستے باہر جاتی تھی۔ چونکہ یہ بندرگاہ بہت چھوٹی تھی اس لئے پہلے بیشتر تانبا بذریعہ ٹرین جنوبی افریقہ کے راستے باہر جاتا تھا۔ جنوبی سرحد بند ہونے سے اول تو ٹرک بہت تھوڑا تانبا دارالسلام پہنچا سکتے تھے اور پھر جو تانبا دارالسلام پہنچتا تھا اس کے ڈھیر بندرگاہ پر لگ جاتے تھے۔ جو سال بھر یا اس سے بھی زیادہ وہیں پڑے رہتے تھے باہر کے ممالک نے جو آرڈر دے رکھے تھے وہ طویل عرصہ تک تانبے کی راہ تکتے رہے نتیجتاً ان کو اپنی توجہ زیمبیا سے ہٹا کر جنوبی امریکہ کے چلی کی طرف مبذول کرنی پڑی۔

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک واقفِ عارضی کی رپورٹ

تھوڑی سی قربانی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ بے شمار فضل فرمائے

مکرم عبدالرحیم صاحب ساکن گھمبٹ پورہ ضلع فیصل آباد نے اپنا وقفِ عارضی پورا کر کے مندرجہ ذیل رپورٹ ارسال کی ہے۔

"خاکسار اس کے باوجود کہ اکثر بیمار رہتا ہے لیکن سلسلہ کا حکم اور امامِ وقت کے بلاوے پر خاکسار بارش میں ہی اپنے سفر پر چل نکلا حالانکہ مجھے کئی ایک خاص مجبوریاں تھیں لیکن خدا تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ رکھ کر اور سلسلہ کے حکم کو مدنظر رکھتے ہوئے ۱۵ تاریخ کو خاکسار مقام مقررہ پر حاضر ہو گیا اور دو ہفتہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے باقاعدہ کام کرنے کا موقعہ ملا اس جماعت میں قرآن کریم کی پڑھائی کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ خاکسار نے گھر گھر پھر کر بچوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں تقریباً سو ۱۰۰ بچے اکٹھے ہو گئے جن کو قرآنِ کریم پڑھانا شروع کر دیا اور دو ہفتے باقاعدہ پڑھاتا رہا۔ اسی طرح جماعت کے دیگر سست افراد کو بھی گھر گھر جا کر یا لاؤڈ سپیکر پر جو کہ مسجد میں تھا سلسلہ کی اغراض اور وقف کی اغراض کی طرف خاص توجہ دلاتا رہا جس کا نتیجہ بفضلِ اللہ بہت اچھا نکلا سارے کاموں میں خاص بڑھوتی پیدا ہو گئی۔

دو ہفتہ تنہائی میں خاکسار رات کو اکیلا ہی مسجد میں سوتا تھا۔ بہت سارا حصہ رات کا بفضلِ تعالیٰ دعاؤں میں صرف ہوتا سلسلہ کے واسطے اس جماعت کے واسطے اور اپنی مشکلات اور امامِ وقت کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے حتیٰ کہ سب امور کے لئے اس قدر دعاؤں کا موقع ملا کہ اتنا گھر میں مشکل ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے۔ جو اس نے مجھ جیسے کمزور پر کیا۔ اس تھوڑی سی قربانی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جس قدر مجھ عاجز پر فضل فرمائے ان کا شمار مشکل ہے میرے خیال میں جو دوست اس سلسلہ میں کوتاہی اور معمولی عذر کر دیتے ہیں وہ سخت گھاٹے میں رہتے ہیں اور جو اس بابرکت تحریک میں شرحِ صدر سے حصہ لیتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے خزانہ سے جھولیاں بھر لیتے ہیں۔ میرا اپنا مشاہدہ ہے"

دیگر احباب جماعت بھی اس بابرکت تحریک میں حصہ لے کر اپنے لئے خیر و برکت کے سامان پیدا کریں۔

(ایڈیشنل ناظم اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقفِ عارضی، ربوہ)

لجنات توجہ فرمائیں

امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر جو خواتین سٹیج اور حلقہ خاص کے ٹکٹ حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ اپنے نام معہ مکمل پتہ جات صدر لجنہ مقامی کی تصدیق سے بھجوائیں۔ بعض مستورات کاروائی کے دوران ٹکٹ حاصل کرنا چاہتی ہیں انہیں دوران کاروائی ہرگز ٹکٹ جاری نہیں کئے جائیں گے اور ٹکٹ کے قوانین بار بار شائع کئے جا چکے ہیں۔ ہر ٹکٹ لینے والی وجہ استحقاق ضرور لکھیں بغیر صدر کی تصدیق کے نہ سٹیج کا ٹکٹ ملے گا نہ حلقہ خاص کا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سائیکل سفر و پکنک

مجلس خدام الاحمدیہ پشاور نے ۱۸ ستمبر کو سائیکل سفر اور پکنک کا پروگرام کیا۔ خدام سائیکلوں پر محترم نعیم احمد صاحب خالد قائد مجلس کی قیادت میں نوشہرہ کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے پہلے قائد صاحب نے دعا کروائی۔ راستے میں پبی میں ۲۰ منٹ آرام کیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ پبی کی طرف سے خدام کو چائے پیش کی گئی سائیکلوں کے قافلے کے ہمراہ دو سکوٹر اور ایک کار بھی تھی۔ ساڑھے دس بجے خدام بخریت دریائے کابل کے کنارے پہنچ گئے۔ خدام کا جوش و خروش قابلِ دید تھا۔ دوپہر کا کھانا وہیں کھایا گیا۔ ۲ بجے محترم قائد صاحب نے جمعہ پڑھایا۔ بعد میں خدام نے خود چائے بنائی۔ شام ۴ بجے روانگی ہوئی اور ۷ بجے بخیر و عافیت یہ قافلہ پشاور پہنچ گیا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرمائے آمین۔

(اشفاق احمد بٹ ناظم وقارِ عمل و خدمت خلق)

سالانہ اجتماع اطفال پر نمائش

امسال سالانہ اجتماع کے موقع پر نمائش بھی لگائی جائے گی۔ اطفال اس نمائش کو کامیاب بنانے کیلئے زیادہ سے زیادہ اشیاء بنا کر لائیں۔ اوّل، دوم آنے والے اطفال کو انعام دیا جائے گا۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ)

قائدین کرام و ناظمین اطفال!

سالانہ اجتماع کی تیاری مندرجہ ذیل ہدایات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیجئے

۱۔ سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خصوصی ارشاد کے مطابق آپ کی مجلس سے کم از کم ایک طفل ضرور شامل ہو۔

۲۔ اجتماع میں شامل ہونے والے اطفال کے نام مع ولدیت و عمر ہر مجلس کی طرف سے اجتماع سے ایک ہفتہ قبل دفتر اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچنے ضروری ہیں تاان کے لئے داخلہ ٹکٹ جاری کرنے میں آسانی رہے۔ دورانِ اجتماع داخلہ ٹکٹ بیج کے طور پر سینہ پر لگائے رکھنا ضروری ہے۔

۳۔ اطفال علمی و ورزشی مقابلوں کے لئے تیار کئے جائیں۔

۴۔ اطفال کے ہمراہ ان کے مربی، ناظم یا کوئی عہدیدار بطور نگران ضرور ہونے چاہئیں۔

۵۔ کوئی طفل ننگے سر نہ ہو۔

۶۔ ہر طفل اپنے ساتھ ایک تھیلا یا بستہ لائے جو گلے میں لٹکایا جا سکتا ہو جس میں مندرجہ ذیل اشیاء موجود ہوں

کاپی، پنسل، رومال، دھاگہ، سوئی۔ گلاس، دیا سلائی، موم بتی۔ اور نصف سیر بھنے ہوئے چنے۔

۷۔ موسم کے مطابق اطفال اپنا بستر ہمراہ لائیں۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ)

ماہانہ مطالعہ

ماہ اکتوبر کے مطالعہ کے لئے کتاب "آئینۂ کمالاتِ اسلام" مقرر کی گئی ہے۔ خدام بھائی مطالعہ فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ہفتہ اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ

مجلس انصار اللہ چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ نے مورخہ ۹/۸۱ سے مورخہ ۱۱/۹ تک ہفتہ اصلاح و ارشاد منایا۔ مرکز سلسلہ کی طرف سے نظارت اصلاح و ارشاد مقامی کے ماتحت مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب شاہد سابق مبلغ سویڈن تشریف لائے۔ مکرم گرامی قدر محترم مولوی صاحب کی شمولیت کے باعث خدا کے فضل سے تمام ہفتہ نہایت ہی پُر رونق اور بھرپور مصروفیت سے لبریز رہا۔ مکرم مولوی صاحب روزانہ بعد از نماز عشاء مسجد احمدیہ میں ایک لیکچر فرماتے رہے۔ تقاریر میں حضرت اقدس کے کارنامے صداقت۔ انصار اللہ کے فرائض۔ نماز، نظام سلسلہ کی پابندی۔ تربیت اولاد۔ دعاؤں کی قبولیت وغیرہ ایسے مفید موضوعات بیان ہوئے۔ ان میں سے بعض تقاریر لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سے سنائی گئیں۔ تقاریر کے دوران خدا کے فضل سے تمام احباب جماعت شامل ہوتے رہے۔ مستورات کے لئے مسجد احمدیہ میں پردہ کا انتظام موجود تھا۔ جماعت کی مستورات اور بچے بھی شامل ہوتے رہے۔ پبلک تقاریر سے تمام گاؤں مستفیض ہوا۔

مکرم مولوی صاحب روزانہ بعد نماز فجر مسجد میں درس قرآن مجید دیتے رہے اور اپنی تقریر میں قرآن مجید کے معارف بیان فرماتے رہے۔

خدا کے فضل سے جماعت کے احباب نے ان تقاریر سے بہت ہی فائدہ اٹھایا مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب کے علاوہ مکرم حافظ محمود احمد صاحب ناصر مربی مقیم سانگلہ ہل نے بھی تقاریر میں حصہ لیا۔ اور نہایت ہی مفید ہدایات ارشاد فرمائیں۔ تربیتی امور کی طرف جماعت کو خاص توجہ دلائی۔

مورخہ ۱۰/۹/۸۱ کی شام کو مرکز سلسلہ سے سلائیڈز دکھانے کے لئے وفد آیا۔ جو مکرم گرامی قدر مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ مکرم مولوی عبدالستار صاحب سابق مبلغ سپین اور مکرم مولوی حبیب اللہ صاحب باجوہ مربی سلسلہ پر مشتمل تھا۔ بعد نماز عشاء ایک نہایت موزوں جگہ پر سلائیڈز کے دکھانے کا انتظام کیا گیا۔ سلائیڈز دیکھنے کے لئے اپنے گاؤں چھور ۱۱۷ کے علاوہ جماعت احمدیہ کوٹلی چک ۱۱۷ سے بھی بہت سے احباب جماعت اور مستورات تشریف لائے ہوئے تھے۔ سلائیڈز کے مناظر نہایت ہی جاذب توجہ اور دلچسپ تھے حاضری خدا کے فضل سے بہت زیادہ تھی۔ جن میں گاؤں کے اکثر مرد اور عورتیں اور بچے شامل تھے۔ سلائیڈز کو بہت ہی شوق اور دلچسپی سے دیکھا گیا۔ یہ سلسلہ تقریباً ½ ۱ گھنٹہ تک جاری رہا۔ مکرم مولوی عبدالستار صاحب موصوف نے تصاویر کے ساتھ ساتھ نہایت دلنشین تشریح اور تفصیل بیان فرمائی۔ (زعیم انصار اللہ چھور چک ۱۱۷ شیخوپورہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیگوں کیلئے عطایا ادا کرنیوالے احباب

مندرجہ ذیل احباب اور بہنوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ بابرکت و یادگار تحریک برائے ضرورت دیگیں میں شمولیت فرماتے ہوئے اپنا اپنا عطیہ بقدر ۲۰۰ روپے فی دیگ ادا فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانی قبول فرمائے اور ان کے اموال اور اخلاص میں برکت بخشے۔ دعا کی غرض سے ان کی گیارہویں فہرست شائع کروائی جاری ہے احباب جماعت سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ناظر ضیافت ربوہ)

۲۱۴۔ مکرم عبدالکریم صاحب لودھی بذریعہ سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ اسلام آباد — ایک دیگ
۲۱۵۔ عزیزہ افراح صاحبہ بنت ڈاکٹر ایس۔ اے شیخ صاحب سرگودھا — 〃
۲۱۶۔ مکرمہ شریف بیگم صاحبہ بیوہ مکرم راجہ علی محمد صاحب — 〃
۲۱۷۔ مکرم راجہ باسط احمد صاحب آف کینیڈا منجانب
(خود۔ راجہ علی محمد صاحب۔ کرنل مبشر احمد صاحب) — چار دیگ
۲۱۸۔ احباب جماعت احمدیہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ — ایک دیگ
۲۱۹۔ مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب چک ۲۷۷ رب ضلع فیصل آباد — 〃
۲۲۰۔ مکرم الحاج شیخ سعید اللہ صاحب فیصل آباد منجانب والد صاحب مرحوم شیخ محمد عبداللہ صاحب — 〃
۲۲۱۔ وسیم احمد صاحب فیصل آباد منجانب والدہ محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ — 〃
۲۲۲۔ لجنہ اماء اللہ مسجد فضل۔ فیصل آباد — 〃
۲۲۳۔ لجنہ اماء اللہ فیصل آباد شہر — 〃
۲۲۴۔ مکرم شریف احمد صاحب سنوری لطیف آباد۔ حیدرآباد — 〃
۲۲۵۔ مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب لاہور مع فیملی — 〃
۲۲۶۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ ضلع راولپنڈی — 〃
۲۲۷۔ مکرم سید نجم الحق صاحب سکھر — 〃
۲۲۸۔ مکرم رشید احمد۔ نصیر احمد صاحبان صراف بدوملہی ضلع سیالکوٹ — 〃
۲۲۹۔ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ حلقہ نصرت جہاں ربوہ — 〃
۲۳۰۔ مکرم مرزا شرف الدین صاحب و مرزا محمد اسلم صاحب ممبر مرچنٹ دارالعلوم غربی ربوہ منجانب مرحوم والدین — 〃
۲۳۱۔ مکرم محمد اشرف صاحب ولد کیپٹن محمد اسلم صاحب دارالصدر غربی ربوہ — 〃
۲۳۲۔ مکرمہ صالح بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالرحمان صاحب دارالرحمت غربی ربوہ — 〃
۲۳۳۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب انجینئر نابھہ روڈ لاہور
(منجانب اکبر علی صاحب و حشمت بی بی صاحبہ) — 〃
۲۳۴۔ لجنہ اماء اللہ قیادت ۴ کراچی — 〃
۲۳۵۔ مکرم چوہدری سراج الدین صاحب و اہلیہ امۃ الحفیظ صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ — 〃
۲۳۶۔ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب بکٹ گنج مردان منجانب
(چوہدری محمد حسین صاحب و اہلیہ۔ عبدالوہاب صاحب مع اہلیہ) — دو دیگ
۲۳۷۔ مکرم محمد علی صاحب سنگاپور منجانب خود — ایک دیگ
منجانب جمیلہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ خود — 〃
منجانب محمد انور صاحب مرحوم پسر خود — 〃
منجانب احباب جماعت احمدیہ سنگاپور — 〃
〃 لجنہ اماء اللہ سنگاپور — 〃
۲۳۸۔ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مع اہلیہ محلہ دارالبرکات ربوہ — 〃
۲۳۹۔ مکرمہ بیگم صاحبہ ملک عمر علی صاحب ربوہ منجانب بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب — 〃
۲۴۰۔ مکرم مولوی غوث محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کیلے ضلع شیخوپورہ — 〃
۲۴۱۔ چوہدری عتیق احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ وہاڑی خود
منجانب والد مرحوم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ — 〃
۲۴۲۔ منور احمد صاحب سنوری کمری روڈ راولپنڈی (مع مرحومہ اہلیہ صاحبہ و بچگان) — 〃
۲۴۳۔ حکیم انوار احمد جان صاحب گوجرانوالہ شہر — 〃

تحصیل شکر گڑھ میں پہلی تربیتی کلاس

بستان افغاناں

مورخہ ۱۱ ستمبر بروز جمعہ بستان افغاناں میں تحصیل شکر گڑھ کے گذشتہ ایک سال کے نومبائعین کے لئے خصوصی طور پر اور باقی افراد جماعت کے لئے عمومی طور پر پہلی یک روزہ تربیتی کلاس منعقد کی گئی۔

پہلا اجلاس:۔ جمعہ سے قبل زیر صدارت مکرم و محترم عبدالحمید خان صاحب مربی سلسلہ قلعہ کالروالہ تلاوت مکرم ڈاکٹر ریاض احمد صاحب سیکرٹری مال کنجروڑ نے کی تلاوت کے بعد خاکسار نے حضرت المصلح الموعود (خدا آپ سے راضی ہو) کی نظم "جنسِ وفا کے پیمانے" پڑھی نظم کے بعد مکرم صدر مجلس، خاکسار، مکرم محمد دین صاحب نمائندہ امیر حلقہ تحصیل شکر گڑھ مکرم محمد رفیق صاحب بھٹی نگران حلقہ انصار اللہ نے علی الترتیب امام مہدی پر ایمان لانے کی فضیلت، امام مہدی کی آمد از روئے قرآن و احادیث و بزرگان اُمت، اطاعت امراء و غیرت دینی اور بدرسوم کے خلاف جہاد کے مواضیع پر تقاریر کیں۔

اجلاس اوّل کے بعد مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا اس کے بعد مکرمی عبدالحمید صاحب مربی موصوف نے ہی خطبہ جمعہ دیا اور نمازیں جمع کروائیں۔

اجلاس دوم:۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد دوسرا اجلاس بھی مربی صاحب قلعہ کالروالہ کی زیر صدارت مکرم محمد یعقوب خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بستان افغاناں کی تلاوت سے شروع ہوا۔ بعدہٗ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب ناظم اصلاح وارشاد حلقہ نے نظم پڑھی۔ دوسرے اجلاس میں مکرم محمد رفیق صاحب بھٹی نے "مالی قربانیاں" اور مکرم قریشی نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ نارووال نے "جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقریر کی۔ ان کے بعد مکرم محمد اکرم صاحب ناظم اطفال حلقہ نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ مکرم مقبول احمد خان صاحب امیر حلقہ تحصیل شکر گڑھ نے درس حدیث "برکات درود" کے عنوان پر دیا۔ آخر میں مکرم صدر مجلس نے سیرت حضرت اقدس (خدا کی سلامتی آپ پر ہو) پر نہایت احسن رنگ میں خطاب فرمایا۔ صدر مجلس نے وقتاً فوقتاً مقررین کی تقاریر کے دوران دلچسپ واقعات سُنا سُنا کر دونوں اجلاسوں میں دلچسپی پیدا کی آخر میں صدر مجلس کی دعا کے ساتھ پہلی یک روزہ تربیتی کلاس اختتام کو پہنچی۔ الحمدللہ۔

اس میں تحصیل کے افراد کے تناسب سے حاضری اچھی خاصی رہی۔ کلاس میں ۱۰ نومبائعین، ۵۰ دوسرے احباب مرد و زن، ۱۷ بچے اور ۱۱ غیر از جماعت مرد و زن شامل ہوئے۔

کلاس کی کامیابی کے لئے خاکسار خصوصی طور مربیان کرام نارووال و قلعہ کالروالہ کا تہہ دل سے شکر گذار ہے جزاہم اللہ۔

اسی طرح مکرم مقبول احمد خان صاحب۔ مکرم محمد یعقوب خان صاحب۔ محمد ابراہیم صاحب اور سردار بیگ صاحب کا تعاون پر شکر گذار ہوں

جزاھم اللہ احسن الجزاء

جملہ احباب جماعت سے اس تحصیل میں جلد از جلد جماعت کے حق میں انقلاب کے خاص طور پر درخواست دعا ہے۔

(حافظ ملک منور احمد مربی سلسلہ کنجروڑ ضلع سیالکوٹ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

۲۴۴۔ مکرمہ بیگم صاحبہ مرزا شمیم احمد صاحب مرحوم ربوہ منجانب مرزا شمیم احمد صاحب — ایک دیگ
۲۴۵۔ مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب ربوہ منجانب والد مرحوم میاں عبدالرحیم صاحب پوہلا — 〃
۲۴۶۔ لجنہ اماء اللہ قیادت ۱۔۳۔۴۔۵ تا ۷ کراچی — 〃
۲۴۷۔ مکرمہ بیگم بشریٰ تاثیر صاحبہ قیادت نمبر ۴ — 〃
۲۴۸۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب واشنگٹن — 〃
۲۴۹۔ مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب دارالصدر شرقی ۲ ربوہ — 〃
۲۵۰۔ مکرمہ بشریٰ سمیع صاحبہ بیگم شیخ سمیع اللہ صاحب فیصل آباد — 〃
۲۵۱۔ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منجانب لجنہ اماء اللہ انگلستان — 〃

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- زیمبیا صفحہ ۵ سے آگے

جس سے چلی کے تانبے کا بھاؤ بڑھ گیا اور زیمبیا کے تانبے کا بھاؤ سینکڑوں گنا نیچے گر گیا۔ مارکیٹ میں سیب ناشپاتی انگور وغیرہ عنقا ہو گئے۔ کھانے پینے کی اشیاء اور ادویہ اور مشینوں کے پرزے نایاب ہونے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے عام اشیاء کی قیمتیں بھی آسمان سے باتیں کرنے لگیں اور ملک شدید اقتصادی بدحالی کا شکار ہو گیا۔ ادھر دنیا میں تیل کی قیمت بڑھنے نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔

حال ہی میں زمبابوے کے وجود میں آنے پر جنوبی سرحد کھول دی گئی ہے اور اقتصادی تناؤ میں نرمی آنی شروع ہوئی ہے

سکہ

آزادی سے قبل یہاں مشرقی افریقہ کی طرح برطانوی پونڈ رائج تھا۔ لیکن مارکیٹ میں ہر قیمت شلنگوں میں گنی جاتی تھی۔ بعض چیزوں کی قیمتوں اور تنخواہوں کو دس پونڈ یا سو پونڈ نہیں کہا جاتا تھا بلکہ دو سو شلنگ اور دو ہزار شلنگ کہا جاتا تھا اور ایک شلنگ کے سو سینٹ تھے۔ گو ملکی پیداوار کم ہونے کی وجہ سے ان اشیاء کی قیمتیں مشرقی افریقہ کی نسبت بہت زیادہ تھیں۔

لیکن آزادی کے بعد پونڈ، شلنگ اور سینٹ کے تین سکوں کی بجائے صرف دو سکے رائج ہوئے۔ یعنی کواچہ (KWACHA) اور انگوے (NGWEE) جبکہ مشرقی افریقہ نے اپنا سکہ تبدیل نہ کیا۔ کواچہ دس شلنگ (نصف پونڈ) کے برابر تھا۔ اور ایک انگوے دس سینٹ کے برابر اور ایک کواچہ ۱۰۰ انگوے کا ہے (یعنی ایک شلنگ دس انگوے کے برابر ہے)۔ جبکہ تنزانیہ وغیرہ کی مارکیٹ میں چھوٹی موٹی کھانے اور استعمال کی چیزیں اور پھل وغیرہ تھوڑی مقدار میں پانچ سینٹ (½ شلنگ یا نصف انگوے) کی بھی مل جاتی تھیں زیمبیا میں کوئی ایسی چیز دس انگوے (ایک شلنگ) سے کم میں نہیں ملتی تھی۔ گویا یہاں خورد و نوش کی اشیاء کی قیمت مشرقی افریقہ کی نسبت بیس گنا زیادہ تھی۔

بعد میں جب عالمی منڈی میں برطانوی پونڈ کی قیمت گر گئی تو ایک کواچہ تقریباً ۱۵ برطانوی شلنگ کے برابر ہو گیا۔

تعلیم

پرائمری اور سیکنڈری تعلیم مفت ہے کتابیں اور سٹیشنری بھی حکومت ہی دیتی ہے۔ ایک ہی یونیورسٹی ہے۔ اس میں پڑھنے والے تمام مقامی باشندوں کو وظیفہ ملتا ہے اور تقریباً سارے اخراجات حکومت برداشت کرتی ہے اس میں تقریباً ہر قسم کی تعلیم کا انتظام ہے مثلاً میڈیکل۔ انجینئرنگ۔ قانون زراعت اور کامرس (باقی)

بقیہ: خلاصہ خطبہ

ہے میں اس کے ایک بھی حکم کی حکم عدولی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ آج جس قربانی کی یاد ہم منا رہے ہیں ہر چند کہ وہ اپنی ذات میں ایک عظیم قربانی تھی تاہم وہ محض ابتداء تھی جو ایک حکم کی اطاعت سے شروع ہوئی اور یہ قربانی نبی اکرمؐ کی عظیم الشان قربانی کی صورت میں اپنے عروج کو پہنچی جنہیں کہا گیا کہ وحی کے ہر حکم کی اطاعت کرو

پھر رسول ہونے کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نوع انسانی کے لئے قیامت تک کیلئے ایسی تعلیم لایا ہوں جو عزت و رفعت اور بزرگی کا ذریعہ ہے میری طرف دیکھو اور میری اتباع کرو۔ دیکھو کہ خدا نے مجھے اپنے عرش پر اپنے پہلو میں بٹھا لیا ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نوع انسانی کو کہا کہ اس تعلیم سے پہلو تہی کر کے اپنے پر ظلم نہ کرو اور اس عظمت سے محروم نہ رہو جس کو لے کر میں تمہارے پاس آیا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم و جلیل قربانی کے مرتبہ و مقام کو واضح فرمانے کے لئے سیدنا حضرت اقدس کے بھی دو اقتباسات پڑھ کر سنائے۔

بقیہ: ربوہ میں عید الاضحیہ

ہی مسجد اقصیٰ کی طرف رواں رہے ۸½ بجے سے پہلے ہی مسجد اقصیٰ نمازیوں سے بھر چکی تھی۔ مستورات کی زائد تعداد کے پیش نظر اوپر والی منزل کی گیلریوں کے علاوہ صحن کا ایک تہائی حصہ قناتیں لگا کر خواتین کے لئے مخصوص کر دیا گیا تھا۔ احباب کرام کے لئے مسجد کے سارے صحن میں دریاں بچھائی گئی تھیں اور شامیانے لگے ہوئے تھے۔ حضور کی آمد سے قبل ناظر صاحب اصلاح وارشاد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے بعض اعلانات کئے اور تکبیرات کا ورد کرنے کی تلقین فرمائی۔ مولانا صاحب نے احباب کو اس طرف بھی متوجہ کیا کہ پہلے مسجد کی اندرونی جگہ پُر کرنی چاہیئے کیونکہ اگلی صفوں میں نماز ادا کرنے کا ثواب زیادہ ہے۔ ان کے بعد نائب ناظر اصلاح وارشاد (مقامی) مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے نماز عید سے پہلے پڑھی جانیوالی تکبیرات

اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الٰہ الا اللہ اللہ اکبر
واللہ اکبر وللہ الحمد

احباب سے دہروائیں۔ اور تلقین کی کہ احباب ان تکبیرات کا ورد جاری رکھیں۔

جمعہ نہیں ہوگا

● حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے بعد ناظر صاحب اصلاح وارشاد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے ممبر پر آکر اعلان کیا کہ شریعت اور سنت رسولؐ کی اتباع میں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جس روز نماز عید اور نماز جمعہ اکٹھے آجائیں اس روز جمعہ چھوڑا جا سکتا ہے کیونکہ عید جمعہ کے قائم مقام قرار پاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسنون طریقہ ہے۔ چنانچہ سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں آج نہ جمعہ ہوگا اور نہ نماز ظہر ہوگی کیونکہ جمعہ نماز ظہر کا قائم مقام ہوتا ہے۔ چنانچہ جب جمعہ نہیں ہوگا تو نماز ظہر بھی نہیں ہوگی۔

امسال بھی حضور انور نے خطبہ عید کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں کروائی۔ نماز عید میں ربوہ کے علاوہ اطراف کے احمدی احباب نے بھی شرکت کی اور حضور انور کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کا شرف حاصل کیا۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ ہمیں بھی یہ کہا گیا ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلیں۔ خدا کی وحی پر استقلال اور استقامت سے قائم رہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرح سے اوامر و نواہی کے پابند رہیں۔ حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

اس کے بعد حضور نے چند لمحے توقف فرمایا اور عربی میں خطبہ ثانیہ ارشاد فرمانے کے بعد فرمایا کہ اب میں ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں کراؤں گا تاہم حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور سب دنیا میں بسنے والوں میں سے ان کو جن کی جھولیاں کچھ برکتوں سے بھری ہوئی ہیں اتنی برکتیں دے کہ آپ سے سنبھالی نہ جائیں۔ اور جو لوگ خالی جھولیاں لے کر ادھر ادھر پھرتے ہیں ان کی جھولیاں بھی اپنی برکتوں سے بھر دے اللہ تعالیٰ نوع انسانی کو ہلاکت کے جس گڑھے کی طرف وہ حرکت کر رہی ہے اس سے بچنے کی توفیق دے۔ دنیا کو عقل سمجھ اور فراست عطا کرے اور دکھی انسانوں کے لئے بشاشت سکھ اور خوشحالی کے سامان پیدا کرے۔ آمین۔

اس کے بعد حضور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر تشریف لے گئے۔

ضرورت ہے

نظارت ضیافت ربوہ میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں ان کے لئے کارکنان کی ضرورت ہے

۱۔ پانچ کارکن درجہ چہارم جن کی عمر ۲۵ سال سے کم ہو۔
۲۔ ایک بیلدار
۳۔ ایک ڈرائیور جسے گاڑی چلانے کا اچھا تجربہ ہو۔

تنخواہ ۔ صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق دی جائے گی اور موسم سرما اور گندم وغیرہ کی سہولت بھی حاصل ہوگی۔

خواہشمند احباب اپنی درخواست اپنے حلقہ کے امیر صاحب یا صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔ دفتر ضیافت ربوہ ضلع جھنگ

CURATIVE SALES STAFF TRAINING SCHEME

زیادہ سے زیادہ تین ماہ کے تربیتی کورس کے لئے

میٹرک فسٹ ڈویژن - برائے سیلز اسسٹنٹ وظیفہ ۴۰۰/- روپے ماہوار
گریجویٹ برائے سیلز ایجنٹ وظیفہ ۵۰۰/- روپے ماہوار
ایم اے برائے سیلز آفیسر " ۶۰۰/- "
ٹریننگ مکمل ہونے پر ۸۰۰/- - ۱۰۰۰/- - ۱۲۰۰/- تنخواہ ماہوار
علاوہ ٹریولنگ الاؤنس و سیلز کمشن وغیرہ

تیز رفتار ترقی اور شاندار مستقبل - تفصیلات کے لئے خود ملیں

منیجر:- کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

دماغی امراض مثلاً مرگی اور مالیخولیا کے تسلی بخش علاج کیلئے

دواخانہ حکیم عبدالعزیز
چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴